۷۸۶
۹۲

بفیض: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

تذکرۂ سرکار غوث و خواجہ

مع

نورانی فتوی

ازافادات

حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد رضا قبلہ قادری رضوی نوری

خلیفہ سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہما

سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا ڈاکخانہ کھنڈسری بازار

ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

مرتبہ: عبد الصمد القادری، رضوی گلی محلہ بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

Mob:- 9764135477

شائع کردہ

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۵۷

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

Scanned with CamScanner

تاثر

جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب زید مجدہٗ جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی بمبئی

برادرانِ اہلِ سنّت کو یہ جان کر بے پناہ مسرّت ہوگی کہ خلیفۂ اجل سرکار حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدس سرہٗ کے گراں قدر مضامین، مکتوبات اور قیمتی تحریروں کو حضرت مولانا صوفی عباد الصمد القادری الرضوی النوری صاحب یکجا فراہم کر منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی یہ سعیٔ جمیل قابلِ قدر ہے کہ انھوں نے حضور بدرِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاگرد اور خلیفہ ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

حضور بدرِ ملّت کی ان تحریروں سے نہ صرف عوام اہلِ سنّت کو فائدہ پہونچے گا بلکہ علماء بھی اس سے کافی حد تک مستفید ہوں گے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر پڑھنے کے بعد خوفِ خدا، تصلّب فی الدین، اتباعِ شریعت اور بزرگوں سے عقیدت و احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صاحبِ لولاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے مستفیض فرمائے اور اس کی برکتوں سے ہم سب لوگوں کو مسلکِ اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم و دائم رکھے۔ آمین

اسیرِ مفتیٔ اعظم
محمد سعید نوری
خادم رضا اکیڈمی، بمبئی

۲ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

از: حضرت مولانا عباد المبین صاحب نعمانی قادری رضوی غفرلہٗ
صدر المدرسین دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، ضلع مئو یوپی

پیکرِ شریعت، بدرِ ملّت حضرت علامہ بدر الدین احمد رضوی علیہ الرحمۃ دنیائے اہلِ سنّت کے مقتدر اور باوقار علماء میں شمار کیے جاتے ہیں انہیں اتباعِ شریعت اور تقویٰ جیسے آپ کی گھٹی میں پلا دیا گیا تھا، مسلکِ اہلسنّت و جماعت کے ایسے پختہ مبلغ اور امام اہلِ سنّت سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز کے ایسے سچے عاشق تھے کہ ان کی مثال ڈھونڈا کیجیے، دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کو شیخ الاولیاء حضرت برکت شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم تو ضرور کیا مگر اس کو شہرت و مقبولیت حضرت بدرِ ملت علیہ الرحمۃ ہی کے دم قدم سے ملی، تصلّب فی الدین میں براؤں شریف کو جو خصوصیت کی شہرت ملی اس میں کافی سے زیادہ حصّہ حضرت بدرِ ملّت علیہ الرحمۃ ہی کا ہے۔ ہمارے بچپن میں پختہ سُنّی کو حنفی براؤنی کہا جاتا تھا۔

آپ کی تصانیف نے دنیائے سنّیت میں بڑا انقلاب پیدا کیا ہے، خصوصاً "سوانح اعلیٰحضرت" کہ جب کتب خانہ سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی سوانح حیات سے خالی تھا۔ حیاتِ اعلیٰحضرت چھپ کر مارکیٹ سے غائب ہو چکی تھی۔ اس دور میں آپ نے ایک نرالے انداز سے سوانح لکھ کر سرکار اعلیٰحضرت کا سچا تعارف کرایا اور بادِ عقیدہ و گمراہ جماعتوں اور

Scanned with CamScanner

تأثر

جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب زید مجدہٗ جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی بمبئی

برادرانِ اہل سنّت کو یہ جان کر بے پناہ مسرّت ہوگی کہ خلیفۂ اجل سرکار حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدّس سرّہٗ کے گراں قدر مضامین، مکتوبات اور قیمتی تحریروں کو حضرت مولانا صوفی عبد الصمد القادری الرضوی النوری صاحب یکجا فرما کر منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی یہ سعیِ جمیل قابلِ قدر ہے کہ انھوں نے حضور بدرِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاگرد اور خلیفہ ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ حضور بدرِ ملّت کی ان تحریروں سے نہ صرف عوام اہل سنّت کو فائدہ پہونچے گا بلکہ علماء بھی اس سے کافی حد تک مستفید ہوں گے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر پڑھنے کے بعد خوفِ خدا، تصلّب فی الدین، اتباعِ شریعت اور بزرگوں سے عقیدت و احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صاحبِ لولاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے مستفیض فرمائے اور اس کی برکتوں سے ہم سب لوگوں کو مسلکِ اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم و دائم رکھے۔ آمین

اسیرِ مفتیِ اعظم

محمد سعید نوری

خادم رضا اکیڈمی، بمبئی

۲ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ یوم دہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ کی خدمات

از: حضرت مولینا عبدالمبین صاحب نعمانی قادری رضوی مدظلہ
صدر المدرسین دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو یوپی

پیکر شریعت، بدر ملت حضرت علامہ بدرالدین احمد رضوی علیہ الرحمۃ دنیائے اہل سنت کے مقتدر اور باوقار علماء میں شمار کیے جاتے ہیں اتباع شریعت اور تقویٰ جیسے آپ کی گھٹی میں پلا دیا گیا تھا، مسلک اہلسنت و جماعت کے ایسے پختہ مبلغ اور امام اہل سنت سیدنا اعلیحضرت قدس سرہ العزیز کے ایسے سچے عاشق تھے کہ ان کی مثال ڈھونڈا کیجیے، دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کو شیخ الاولیاء حضرت بارکت شاہ یار علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم تو ضرور کیا مگر اس کو شہرت و مقبولیت حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کے دم قدم سے ملی، تصلب فی الدین میں براؤں شریف کو جو خصوصیت کی شہرت ملی اس میں کافی سے زیادہ حصہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کا ہے۔ ہمارے بچپن میں پختہ سنی کو حشمتی یا براؤنی کہا جاتا تھا۔

آپ کی تصانیف نے دنیائے سنیت میں بڑا انقلاب پیدا کیا ہے، خصوصاً "سوانح اعلیحضرت" کہ جب کتب خانہ سرکار اعلیحضرت قدس سرہ کی سوانح حیات سے خالی تھا۔ حیات اعلیحضرت چھپ کر مارکیٹ سے غائب ہو چکی تھی۔ اس دور میں آپ نے ایک نرالے انداز سے سوانح لکھ کر سرکار اعلیحضرت کا سچا تعارف کرایا اور بدعقیدہ و گمراہ جماعتوں اور

ان کے گرگوں کے فاسد عقائد سے قوم کو آگاہ کیا، — جس سے سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شانِ مجددیت نکھر کر سامنے آگئی، فیض الادب لکھ کر بھی آپ نے سنی طلبہ پر بڑا احسان کیا اور بد مذہبوں کی بعض کتابوں سے نجات دلائی۔ تعمیر ادب لکھ کر آپ نے سنی دینی مکاتب میں زبان و ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عقائد کی پختگی کا جو درس دیا ہے وہ اسی کتاب کا حصہ ہے۔ شروع میں کتاب کو چھاپنا اور اس کو مدارس تک پہونچانا اور داخل نصاب کرانا بہت دشوار کام تھا جس کا اوّلین سہرا جناب حافظ رفیق القادری صاحب مالک اجمیری کتب خانہ پچپیڑوا گونڈہ کے سر جاتا ہے۔ مگر اب تو اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بیس پچیس ناشرین اس کو چھاپ کر شائع کر رہے ہیں مگر اب بھی مارکیٹ میں کمی رہتی ہے، یقیناً یہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ کے خلوص کی برکت ہے۔ حضرت بدر ملت سے میری پہلی ملاقات مدرسہ اہل سنت بحر العلوم خلیل آباد میں ہوئی جب میں وہاں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ نے وضو کرنے میں جو احتیاطیں برتیں سنتوں کا جو خاص خیال فرمایا اس نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ غالباً یہ سنہ ۱۳۹۱ ہجری کی بات ہے، اسی وقت سے میں حضرت بدر ملت کا دل سے معتقد ہو گیا۔ حضرت مولانا کہیں تشریف لیے جا رہے تھے راستے میں خلیل آباد سے گزر ہوا مدرسہ میں تشریف لائے وہاں کے احباب کو پوچھا اور ان سے ملاقاتیں کیں، اسی دوران کسی نے دریافت کیا حضرت کیسے تشریف لانا ہوا؟ تو برجستہ فرمایا۔ اپنے پیر بھائی محمد عزیز خاں رضوی سے ملنے چلا آیا۔ جو اس وقت مدرسہ کے ناظم تھے۔ اللہ اللہ اس جواب میں شریعت و طریقت کے کتنے رموز پنہاں ہیں وہ کچھ اہل نظر ہی سمجھ سکتے

ہیں اس سے حضرت مولانا کے حسن عقیدت اور حسن مودت و اخوت اور خود پیر سے گہری عقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت مولانا بدر ملت علیہ الرحمہ کے تقوی کا یہ واقعہ کبھی نہیں بھول سکتا۔ مبارک پور سرکار حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کی بات ہے کہ میں دار العلوم اشرفیہ قصبہ مبارک پور کی عمارت درسگاہ حافظ ملت میں علماء کرام کی ملاقات اور زیارت کا شرف حاصل کر رہا تھا، بستی ہی کے ایک بڑے عالم دین تشریف فرما تھے اچانک اتنے میں حضرت بدر ملت تشریف لے آئے سب تعظیم بجالائے سلام و مصافحہ کے بعد جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ بچوں کے نصاب کی کوئی کتاب تعمیر ادب یا نورانی تعلیم فرش پر رکھی ہوئی ہے جہاں سب بیٹھے ہیں حضرت بدر ملت نے فورًا اس کتاب کو اٹھایا اور فرمایا آپ حضرات علماء ہی ادب نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ پھر بغل سے تکیہ لیا اور اس پر رکھ دی، حضرت کی یہ بے باکی اور غایت ادب نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا، مزید فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں بچوں کی کتابوں پر گنبد خضرا شریف کے نقشہ کو چھپوانا مناسب نہیں سمجھتا کہ جیسے تیسے کتابیں رکھ دی جاتی ہیں ادب کا کما حقہ لحاظ نہیں کیا جاتا۔ ٹائٹل پر اگر گنبد خضرا کا نقشہ ہوگا تو اور زیادہ بے ادبی ہوگی، دینی کتابوں کا اتنا ادب آج کون کرتا ہے۔

معلوم نہیں کیوں حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ مجھ ناچیز پہ بڑی شفقت فرماتے تھے خطوط کا جواب بھی جلد دیتے کچھ نہ کچھ نصیحت فرماتے اور ایسے خطابات سے نوازتے کہ میں جن کا قطعًا اہل نہ تھا۔ حضرت کے بہت سارے خطوط میرے نام آئے لیکن غفلت سے وہ سب محفوظ نہ رہ

سکے۔ جو محفوظ رہ گئے وہ میں نے "مکتوبات بدر ملت" میں اشاعت کی غرض سے حاضر کر دیئے۔

ایک مرتبہ بریلی شریف میں ۲۵ صفر کو خاص عرس اعلیٰحضرت کے روز آپ نے متعدد حضرات سے میرے بارے میں پوچھا اور جب میرے آنے کا علم ہوا تو کئی علماء حضرات سے فرمایا کہ "ان کو کہیں دیکھو تو میری قیام گاہ بتا دو تاکہ ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ متعدد علماء نے مجھ سے اس کا ذکر کیا پھر میں نے حضرت سے ملاقات کی تو بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور مجھے بھی مسرت اور یک گونہ حیرت ہوئی، کہ ع

میں اِس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

دین کے لیے اللہ عزوجل نے انہیں جو تڑپ عطا فرمائی تھی اور مسلکِ حق کی سچی ترجمانی کا جو جذبہ فراواں آپ کے سینے میں موجزن تھا، بے رو رعایت اور بے ریا گفتگو معاملت کا جو ملکہ آپ کی طبیعت میں ودیعت تھا، اس کی مثال ملنی مشکل ہے، یقیناً آپ اسلافِ کرام کی یادگار اور حق و حقانیت نیز خلوص و للّٰہیت کا ایک روشن مینار تھے۔ مولیٰ عزوجل آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم۔

محمد عبدالمبین نعمانی قادری
دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ پن ۲۷۶۱۲۹
نزیل رضا اکیڈمی بمبئی
۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَاٰلِہِ الْفَخِیْمِ

سرکار غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از حضور صدر ملت حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد حامدی رضوی علیہ الرحمۃ

آپ کا مقدس نام حضرت سید عبد القادر محی الدین جیلانی بغداد ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ شہر جیلان میں سنہ ۴۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۰۷۷ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ آپ حسنی حسینی سید ہیں آپ سنہ ۴۸۸ ہجری میں دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے بغداد تشریف لائے اور اکابر علماء سے تفسیر، حدیث، فقہ، تجوید، ادب، نحو وغیرہ کی تعلیم حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشایخ عراق و علمائے آفاق پر آپ کو برتری عطا فرمائی۔

تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے ریاضت و مجاہدہ کی طرف رخ کیا

اور اس کی سخت ترین منزلوں سے گزرے چنانچہ مسلسل چالیس سال تک آپ نے عشا کے وضو سے نماز فجر ادا کی اور رات بھر ذکر الٰہی کرتے رہے اور پندرہ سال تک بعد نماز عشاء قرآن مجید کی تلاوت شروع کرتے اور طلوع فجر کے وقت پورا قرآن ختم کرتے تھے۔

آپ نے احیائے دین کی خاطر ایک طرف مسند درس و تدریس کو رونق بخشی اور طلبہ کو تفسیر و حدیث، تجوید و فقہ، ادب و نحو کے علوم سے مسلح کیا اور دوسری طرف وعظ و تبلیغ کی مجلس قائم کی اور عام لوگوں کے عقائد و اعمال کے اصلاح کا سامان کیا۔

آپ کے جلسۂ وعظ میں سامعین کی تعداد بڑھتے بڑھتے ستر ہزار تک پہونچ گئی۔ آپ کے مجلس وعظ میں چار سو منشی آپ کی تقریر نوٹ کرتے تھے۔ آپ کے وعظ کی تاثیر سے آپ کی مجلس میں دو تین آدمی انتقال کر جاتے تھے۔

آپ کے نورانی ہاتھوں پر پانچ سو سے زائد یہودی اور نصرانی مسلمان ہوئے اور جن ڈاکوؤں، موالیوں، چوروں، شرابیوں اور بدمذہب لوگوں نیز دیگر اہل کبائر نے آپ کے مبارک ہاتھوں پر توبہ کی ان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ آپ کے وعظ و تبلیغ سے پژمردہ اسلام زندہ تابندہ ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غوثیتِ کبریٰ کا تاج عطا فرمایا اور زمین و آسمان میں تصرف کا اختیار دیا آپ نے اس عظیم عطیۂ ربانی کا اظہار کرنے کے لیے برسرِ مجمع اعلان فرمایا

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

یعنی میرا یہ قدم، اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اس وقت مجمع میں پچاس سے زیادہ اکابر اولیائے کرام موجود تھے مثلاً حضرت شیخ اجلّ علی بن ہیتی، حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی، حضرت شیخ سید ابو سعید قیلوی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان سب حضرات نے آپ کا اعلان سن کر اپنی اپنی گردنیں خم کر دیں۔

آپ کی مجلسِ پاک کے حاضر باش حضرت شیخ عمر بن مسعود بزار اور حضرت شیخ ابو حفص عمر کیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سورج جب تک مجھے سلام نہ کرلے طلوع نہیں کرتا اور سال میری بارگاہ میں حاضر ہو کر مجھے سلام کرتا ہے اور پورے سال میں جو کچھ گزرے گا مجھے بتاتا ہے اور مہینہ میرے پاس آتا ہے

عہ بہجۃ الاسرار ص ۲۲

اور مجھے سلام کرتا ہے اور مہینہ بھر میں جو کچھ پیش آئے گا اس سے مجھے آگاہ کرتا ہے اور ہفتہ آکر مجھ کو سلام کرتا ہے اور ہفتہ بھر میں جو کچھ واقع ہوگا ان تمام باتوں کی مجھے اطلاع دیتا ہے اور ہر نیا دن میری بارگاہ میں حاضر ہو کر مجھے سلام کرتا ہے اور صبح سے شام تک جو کچھ ہونے والا ہے مجھے بتاتا ہے۔ میرے رب کی عزت کی قسم! نیک بخت اور بدبخت سب میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ میری آنکھ لوحِ محفوظ سے لگی ہوئی ہے۔ میں علم الٰہی کے سمندروں میں غوطہ لگاتا ہوں میں زمین میں سرکار مصطفٰے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور وارث ہوں۔

آپ نے دین کی حمایت، سنّت کی اشاعت، بدمذہبی کی تکایت کے لیے اپنے شاگرد علماء، فقہاء محدثین کا ایک لشکر چھوڑ کر دنیا سے انتقال فرمایا۔ آپ کے وصال کی تاریخ ۱۱ ربیع الآخر ۵۶۱ھ ہجری یا ۱۰ ربیع الآخر ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا اھل السنّۃ۔

سرکار خواجہ غریب نواز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا مقدس نام حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہندوستان کے اولیائے کرام میں آپ کو چوٹی کا ولی مانا جاتا ہے۔ آپ سرکار امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لیے شہر اجمیر میں قیام فرمایا۔ اس زمانہ میں اجمیر اور دہلی کا حکمراں راجہ پرتھوی راج تھا جس کو رائے پتھورا بھی کہتے ہیں۔ پرتھوی راج نے آپ کی بڑی سخت مخالفت کی لیکن آپ نے اس کی کوئی پروا، نہ کی اور خوب جم کر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام کرتے رہے۔

ایک مرتبہ پرتھوی راج نے آپ کی شان میں گستاخی کے الفاظ استعمال کئے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا مارائے پتھورا، رازندہ گرفتار کردیم وبہ لشکر اسلام

سپرد کیا۔
یعنی ہم نے پرتھوی راج کو زندہ قید کیا اور اسلامی لشکر کے حوالہ کیا۔ آپ کا یہ ارشاد پورا ہوا۔ چنانچہ جب سلطان شہاب الدین محمد غوری اور پرتھوی راج کے درمیان دوبارہ جنگ ہوئی تو پرتھوی راج کی فوج ہار گئی اور راجہ زندہ گرفتار کر کے قتل کیا گیا اور پھر اجمیر اور دہلی پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔

سرکار خواجہ غریبوں، مفلسوں اور دکھیوں کی خبر گیری اور امداد بہت کرتے تھے۔ اسی لیے آپ کو سرکار غریب نواز کہا جاتا ہے۔ آپ کے اسلامی اخلاق، آپ کی بزرگی اور کرامت کو دیکھ کر کثیر ہندو اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے سبزوار کا نواب جو گھمنڈ میں فرعون کا نمونہ اور عقیدہ میں رافضی تھا محض آپ کی کرامت دیکھ کر آپ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور رافضیت سے توبہ کر کے سنی مسلمان ہو گیا۔

راجپوتانہ کا مہا وِدّوان جوگی جے پال آپ کے مقابلہ پر آیا اور اپنے جوگ کی طاقت دکھاتے ہوئے فضائے آسمانی میں اڑا اور بہت دور نکل گیا۔ سرکار خواجہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اپنے کھڑاؤں کو اشارہ فرمایا۔ آپ کے کھڑاؤں نے فضائے آسمانی میں اڑ کر جیپال کا تعاقب کیا اور اس کے سر پر ٹھوکر مار مار کر اُسے نیچے اتار لایا اور سرکار خواجہ کے قدموں پر ڈال دیا۔

جیپال نے سرکار خواجہ کی یہ کرامت دیکھ کر کفر سے توبہ کی اور سرکار کی غلامی قبول کر کے مسلمان ہو گیا۔

آپ نے ہندوستان کے دیگر علاقوں میں اپنے خلفاء، تلامذہ اور مریدوں کو بھیج کر اسلام کی خوب اشاعت کرائی۔

۶ رجب ۶۳۳ھ ہجری مطابق ۱۶ مارچ ۱۲۳۶ عیسوی میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے سنِ ولادت میں بڑا اختلاف ہے کسی نے ۵۲۷ھ ہجری دوسرے تذکرہ نویس نے ۵۳۳ھ ہجری اور کسی نے ۵۳۰ھ ہجری لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

انتقال کے بعد آپ کی مقدس پیشانی پر یہ عبارت غیبی طور پر لکھی ہوئی تھی مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ یعنی اللہ کے دوست نے اللہ کی محبت میں

انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار اجمیر شریف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نورانی قبر کو برکتوں اور کرامتوں کا بہتا ہوا دھارا بنایا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پارس ایک عجیب و غریب پتھر ہے کہ جو دھات مثلاً لوہا، تانبا، پیتل، جستہ وغیرہ اس سے چھو جائے وہ کندن سونا ہو جاتی ہے یوں ہی بلاتشبیہ اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا سرکار بنایا ہے کہ جو بھی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا، کھرا غلام ہو جائے وہ عام انسانوں کا سرکار ہو جاتا ہے۔ دیکھو حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی کھری غلامی اختیار فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ کو اہل ہند کا سرکار بنا دیا ایسا کہ ہندوستان کے بادشاہ، شہنشاہ، راجہ، مہاراجہ، لارڈ، وائسرائے، وزیر، گورنر، کمشنر، کلکٹر اپنے اپنے تخت اور کرسیوں کے تو حکمراں ہیں لیکن سرکار خواجہ کی چوکھٹ کے گدا ہیں۔ یہ ہے شان، سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا غلام بن جانے کی کہ جو بارگاہِ نبوت کا سچا کھرا غلام ہے وہ دنیا کے شہنشاہوں اور راجاؤں کا آقا اور مخدوم ہے۔

سرکار خواجہ کی مبارک زندگی میں سلطان شہاب الدین محمد غوری اور سلطان التمش بادشاہِ ہند نے سرکار خواجہ کی بارگاہ میں غلامانہ حاضری کا شرف حاصل کیا ہے اور سرکار خواجہ کے وصال کے بعد سلطان محمود خلجی، سلطان ظفر خاں شہزادہ بہادر خاں شاہ گجرات، شیر شاہ سوری بادشاہِ ہند، جلال الدین اکبر شہنشاہ ہند، شہنشاہ جہانگیر، شہنشاہ شاہ جہاں، شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب محی الدین محمد، شاہ افغانستان امیر حبیب اللہ خاں، امیر عثمان علی نواب حیدر آباد دکن، سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے آستانۂ سرکار خواجہ پر گدا بن کر حاضری دی ہے۔ غیر مسلم حکمرانوں میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند، وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو، مہاراجہ گوبند سنگھ والی ریاست دتیا۔ راجگوپال آچاریہ گورنر جنرل بھارت، کرنل آپا کمانڈر انچیف انڈیا گورنمنٹ، ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر

جمہوریہ ہند وغیرہ نے آستانہ خواجہ پر فدویانہ حاضری دے کر آپ کی خواجگی کا لوہا مانا ہے۔

دنیا کے شہنشاہ اور راجگان صرف اپنی زندگی میں حکمراں رہتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی بادشاہی اور حکمرانی ختم ہو جاتی ہے۔ ان کا رعب و طمطراق مٹی میں مل جاتا ہے لیکن سرکار اعظم پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے در سے شہنشاہی پانے والا غلام، اپنی دنیوی زندگی میں بھی شاہی کرتا ہے اور دنیا سے انتقال کے بعد بھی اس کا دبدبہ و طنطنہ اور اس کی خواجگی حکمرانی برقرار رہتی ہے۔ دیکھو سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق سنہ ۱۹۰۲ عیسوی میں وائسرائے ہند لارڈ کرزن نے آستانۂ سرکار غریب نواز پر حاضری دی اور یہ مشاہدہ کر کے کہ آپ کا مزار شریف مرجع خلائق ہے اس نے لکھا کہ میں نے ہندوستان میں ایک قبر کو شہنشاہی کرتے دیکھا ہے۔

نورانی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

(۱) کیا دیوبندی امام کے پیچھے نماز ادا ہوتی ہے؟ (۲) کیا دیوبندی عقیدہ رکھنے والوں کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے؟ (۳) اگر اہل سنت اپنی الگ جماعت کریں اور دیوبندی اسی مسجد میں دوسری جماعت کریں تو دو جماعت کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟ بینوا توجروا

سائل قاضی عبدالحق ساکن موضع بکولی کلاں

پوسٹ دنگھٹا تحصیل خلیل آباد ضلع بستی یوپی ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ ہجری

مطابق ۵ مارچ ۱۹۶۹ء

الجواب (۱) دیوبندیوں کی نماز قطعاً نہیں ہوتی۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنی، نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بھی بدتر۔ دیوبندیوں نے شان اُلوہیت و رسالت میں شدید گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر علمائے عرب و عجم، ہند و سند

نے ان کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ (لوگ) کافر، مرتد، خارج از ایمان ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور جب یہ لوگ کافر و مرتد ہیں تو نہ ان کی نماز، نماز ہے نہ ان کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) دیوبندیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار کے حکم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سنیوں پر فرض ہے کہ حسب استطاعت دیوبندیوں کو مسجد میں نہ آنے دیں۔ عامۂ کتب فقہ میں ہے ویمنع عنہ کل موذٍ ولو بلسانہ (یعنی ایذا دینے والے ہر شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اگرچہ وہ صرف زبان ہی سے ایذا دیتا ہو) اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں سے بڑھکر کون (موذی اور) ظالم ہے۔ انھیں مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے لیکن اگر اس پر قدرت نہ ہو تو اتنا ضرور کریں کہ ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں اور اپنی جماعت الگ کریں اور اس صورت میں فرض ہے کہ سنی دوسری جماعت ضرور کریں اس لیے کہ نہ دیوبندیوں کی نماز، نماز ہے نہ ان کی جماعت۔ دیوبندیو

کی جماعت کالعدم۔ جماعتِ اُولیٰ صرف سنیوں کی جماعت ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ دیوبندیوں کی جماعت ہونے کے باوجود اس کے پہلے یا اس کے بعد سُنّی اپنی جماعت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہٗ محمد شریف الحق امجدی شیخ الحدیث
جامعہ انوار القرآن شہر بلرامپور ضلع گونڈہ نزیل مدرسہ
تدریس الاسلام بسڈیلہ ضلع بستی ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

تصدیق

سرکار مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا سجادہ نشین آستانہ قادریہ رضویہ بریلی شریف یوپی

۸۶ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ بے شک وشبہہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل ہے کہ (خود) ان کی نماز باطل ہے۔ بیشک ان کا ذبیحہ مردار ہے۔ بیشک سنیوں کی مسجد میں دیوبندیوں کو آنے کا کوئی حق نہیں۔ وہ زبردستی آئیں تو حکومت سے انھیں ممانعت کرانا لازم ہر مرتد کا یہی حکم ہے جیسے قادیانیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ

میل جول۔ ان سے سلام و کلام، ان سے نکاح بیاہ، ان کی بیمار پرسی، وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ کی شرکت، ان کے ساتھ نماز، ان پر نماز حرام حرام حرام ہے۔ ان کے کفر پر مطلع ہوکر انھیں مسلمان جاننا، ان کے کافر، مستحق عذاب ہونے میں شک کرنا کفر انجام ہے یونہی دیوبندی کا یہی حکم ہے واللہ تعالیٰ ھو الھادی

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ
(تحصیل خلیل آباد ضلع بستی یوپی) ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ
مطابق ۱۹۶۸ء

تصدیقات

(۲) الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ (سربراہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ)

(۳) الجواب صحیح عبد المنان اعظمی (شیخ الحدیث) جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ (نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ)

(۴) الجواب صحیح سید موصوف اشرف کچھوچھوی سابق صدر مدرس ضیاء الاسلام شہر گورکھپور (ساکن قصبہ بسکھاری تحصیل اکبر پور ضلع فیض آباد نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ)

(۵) الجواب صحیح اعجاز احمد خاں صدر المدرسین تدریس الاسلام بسڈیلہ۔

(۶) الجواب صحیح محمد نعمان قادری سابق مدرس تدریس الاسلام سدھارتھ
الحال مدرس جامعہ اہل سنت روناہی ضلع فیض آباد (ساکن قصبہ دیوگاؤں اعظم گڈھ)

(۷) الجواب صحیح غلام جیلانی (شیخ الحدیث) دار العلوم فیض الرسول
براؤں شریف ضلع بستی (ساکن قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ)

(۸) الجواب صحیح بدر الدین احمد قادری رضوی نائب مدرس غوثیہ فیض العلوم بڑھیا بستی

(۹) الجواب صحیح محمد نعیم الدین عفی عنہ (شیخ الحدیث) دار العلوم فیض الرسول
براؤں شریف بستی یوپی (ساکن راوت پار شاہ پور ضلع گورکھپور)

(۱۰) الجواب صحیح محمد سید احمد انجم مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں
شریف بستی یوپی (ساکن بگلہوا شہرت گڈھ ضلع بستی)۔

(۱۱) الجواب صحیح عبد الحکیم غفرلہ مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف
(ساکن مدد بازار بڑھیا ضلع گونڈہ)

(۱۲) الجواب صحیح محمد غفور احمد رضوی گونڈوی مدرس تنویر الاسلام امرڈوبھا
تحصیل خلیل آباد ضلع بستی (ساکن قصبہ امرڈوبھا)

(۱۳) الجواب صحیح عزیز احمد صدیقی قادری حشمتی ساکن نگوا بھاری تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ

(۱۴) الجواب صحیح محمد عنایت احمد نعیمی جامعہ غوثیہ اترولہ ضلع گونڈہ

(۱۵) الجواب صحیح غلام ربانی امجد نگر قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ صدر المدرسین مدرسہ علیمیہ جمدا شاہی

(۱۶) الجواب صحیح محمد صابر القادری نسیم بستوی سکندر پور ضلع بستی مدرس فیض الرسول براؤں شریف

(۱۷) الجواب صحیح غلام حسین مصباحی محلہ کڑہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۱۸) قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد عبدالرحیم قادری ساکن پکورہ گوراچوکی ضلع گونڈہ مدرس مدرسہ اشرفیہ اہلسنت مراد العلوم چندرہ مئو ضلع بارہ بنکی یوپی

(۱۹) الجواب صحیح محمد عبدالعزیز اجاگر پور، مسکنواں ضلع گونڈہ

(۲۰) الجواب صحیح محمد صدیق نوری صدر مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام بڑھنی بازار ضلع بستی

(۲۱) الجواب صحیح فضل الرحمٰن بیرہوا بھنبھر ضلع گونڈہ مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام بڑھنی بازار "

(۲۲) الجواب صحیح محمد اسلام موضع مہوا ضلع بستی مدرس جامعہ عربیہ احسن المدارس قدیم شہر کان پور

(۲۳) الجواب صحیح محمد صدیق خاں مدرسہ غوثیہ رضویہ بھیرہوا ضلع رزپن دیئی ریاست نیپال

(۲۴) الجواب صحیح جلال الدین احمد امجدی مفتی دار الافتاء فیض الرسول براؤں شریف بستی

(۲۵) الجواب صحیح عبدالباری عفا اللہ تعالیٰ عنہ ڈھلمئو شریف التفات گنج، فیض آباد

(۲۶) الجواب صحیح محمد ادریس ادارۂ اہل سنت فیض الاسلام مہداول، بستی

(۲۷) الجواب صحیح نثار احمد اعظمی قادری رضوی محلہ کریم الدین پور کھوسی اعظم گڈھ

(۲۸) الجواب صحیح محمد عبدالرحمٰن عرف علی حسن اشرفی برکاتی رضوی نعیمی پرانی بستی شہر بستی

(۲۹) الجواب صحیح فیض احمد قادری رضوی یار علوی راؤت پار، شاہ پور ضلع گورکھپور

(۳۰) الجواب صحیح محمد حسن دھنورہ شہرت گڈھ مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی

(۳۱) الجواب صحیح زین العابدین شمسی رضوی صدر مدرس جامعہ امداد العلوم مٹھناڈاکخانہ کھنڈسری ضلع بستی۔

(۳۲) الجواب صحیح شاہ محمد کیفی قادری رضوی مدرس جامعہ امداد العلوم مٹھنا ضلع بستی۔

(۳۳) الجواب صحیح عبد الجبار اشرفی بستوی مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری ضلع بستی

(۳۴) الجواب صحیح محمد برکت اللہ قادری یار علوی شہر ناپارہ ضلع بہرائچ شریف

(۳۵) الجواب صحیح محمد حلیم قادری مدرس مدرسہ مخزن العلوم بھاؤپور، اٹوا ضلع بستی

(۳۶) الجواب صحیح غلام غوث پرانی بستی شہر بستی

(۳۷) الجواب صحیح محمد سعید احسن پیکولیا مسلم تحصیل ہرہا، ضلع بستی

(۳۸) الجواب صحیح سید انوار حسین رضوی شہر شاہ جہاں پور یوپی

(۳۹) الجواب صحیح و خلاف باطل مرغوب احمد قادری مدرس جامعہ فاروقیہ شہر بنارس

(۴۰) الجواب صحیح سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ شہر میرٹھ

(۴۱) الجواب صحیح عزیز الحسن شیخ الاساتذہ ادارۂ اہلسنت چھترپارا، اترولہ گونڈہ

(۴۲) الجواب صحیح غلام محمد خاں غفرلہ دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگ پور

(۴۳) الجواب صحیح محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ نور العلوم اینٹی رامپور، تحصیل اترولہ گونڈہ

(۴۴) الجواب صحیح ابو المنظر محمد یعقوب قادری رضوی دھانے پور ضلع گونڈہ

(۴۵) الجواب صحیح محمد حسین غفرلہ (سلطان المناظرین) شہر سنبھل ضلع مراد آباد۔

(۴۶) الجواب صحیح محمد ریحان رضا خاں مہتمم مرکزی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

(۴۷) الجواب صحیح والمجیب نجیم محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ بریلی شریف

(۴۸) الجواب صحیح سید محمد عارف ساکن ناپارہ ضلع بہرائچ شریف مدرس دار العلوم منظر اسلام شہر بریلی شریف

(۴۹) باسمہ تعالیٰ الجواب ھو الجواب و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد احمد جہانگیر
عفرلہ ولوالدیہ ساکن فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گڈھ نزیل بریلی شریف۔
(۵۰) الجواب صحیح محمد یونس اشرفی غفی صدر المدرسین دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی
(۵۱) الجواب صحیح غلام عبد القادر علوی (صاحبزادہ سیدی شاہ صاحب علیہ الرحمہ براؤں شریف)
استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی
(۵۲) الجواب صحیح جمال احمد قادری رضوی ساکن ڈانڈہ ضلع فیض آباد۔
(۵۳) الجواب صحیح عبد الرحیم خاں (ساکن موضع ناؤ ڈیہہ بھانبھر گونڈہ) صدر مدرس
دار العلوم فضل رحمانیہ پچپیڑوا بازار ضلع گونڈہ
(۵۴) الجواب صحیح محمد ذکر اللہ (ساکن بیہاں بھانبھر) مدرس دار العلوم فضل رحمانیہ
پچپیڑوا بازار ضلع گونڈہ
(۵۵) الجواب صحیح محمد یار قادری (ساکن لوکہوا تلشی پور) مدرس دار العلوم فضل رحمانیہ پچپیڑوا گونڈہ
(۵۶) الجواب صحیح محمد شفیق خاں نعیمی (ساکن ملدا بھانبھر) مدرس دار العلوم فضل رحمانیہ پچپیڑوا گونڈہ
(۵۷) الجواب صحیح شبیر احمد نعیمی ساکن مدنگر بھانبھر مدرس نعیم العلوم موتی پور متصل پچپیڑوا گونڈہ

تقریب عرس یار علوی براؤں شریف

منعقدہ ۲۲، ۲۳ محرم ۱۴۰۰ ہجری کے موقع پر حسب ذیل حضرات نے

Scanned with CamScanner

نورانی فتوی کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا دستخط ثبت کیا

(۵۸) الجواب صحیح خادم رسول شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چوٹی ٹیکہ شہر بہرائچ شریف ساکن بہرائچ گنج پوسٹ ہری ہر گنج ضلع اورنگ آباد بہار

(۵۹) الجواب صحیح محمد شفیع اعظمی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۶۰) الجواب صحیح عبداللہ خاں عزیزی مدرس جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ ساکن موضع ناؤڈیہ بھانبھر ضلع گونڈہ۔

(۶۱) الجواب صحیح رضوان احمد قادری صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ شہر بنارس ساکن بڑا گاؤں بازار امجد علی روڈ گھوسی اعظم گڈھ۔

(۶۲) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد نظام الدین عفی عنہ صدر المدرسین دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا بھکرا ضلع بستی ساکن اگیا چپا تانا پوسٹ دودھارا ضلع بستی۔

(۶۳) الجواب حق والحق احق بان یتبع بہ نور محمد قادری مدرس دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا بستی ساکن اوجھا گنج تحصیل ہرپا ضلع بستی۔

(۶۴) الجواب صحیح غلام حسین الیاسی علوی صدر مدرس دار العلوم قادریہ دائرہ شاہ گنج غازی پور ساکن بیدولی پوسٹ اتری بازار ضلع بستی۔

(۶۵) الجواب صحیح محمد علی جناح حبیبی مدرس جامعہ حبیبیہ ترسولیا شہر الہ آباد۔

(۶۶) ماقال المجیب فھو حق وصواب وخلافہ باطل وعقاب فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر

تراب والیہ المرجع والمآب: فقیر رحمت اللہ بلرام پور

(۶۷) الجواب صحیح ابوالحسن خاں منظری مہتمم مدرسہ غوثیہ فیضان العلوم راجندر برگدہی ضلع گورکھپور

(۶۸) الجواب صحیح نثار احمد غفرلہ ساکن قاضی بکولی کلاں، ڈنگھٹا ضلع بستی۔

(۶۹) الجواب صحیح ابوہریرہ موضع دھنورہ شہرت گڈھ ضلع بستی۔

(۷۰) الجواب صحیح محمد عسیر شریف القادری مدرس جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ شہر بہرائچ شریف ساکن موضع کھیرنادے ضلع بہرائچ شریف۔

(۷۱) الجواب صحیح محمد جمیل احمد شمیم یار علوی مدرس ادارۂ اہل سنت شہر ناسک مہاراشٹر ساکن بلبھریا تحصیل ہریا ضلع بستی۔

(۷۲) الجواب صحیح اطہر حسین غفرلہ دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد

استفتا کا سبب

یہ ہے کہ موضع قاضی بکولی پوسٹ ڈنگھٹا تحصیل خلیل آباد ضلع بستی کے دو مولوی وہابیوں کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے اپنے آبائی سُنّی مذہب سے کٹ کر وہابی دیوبندی ہو گئے تھے انھوں نے عوام میں اپنا وہابی ہونا ظاہر نہیں کیا بلکہ اپنے کو سُنّی بتا کر موضع مذکور کی مسجد میں امامت کرتے تھے اور عید اضحیٰ کے موقع پر بعض لوگ ان سے قربانی کا جانور ذبح کراتے تھے

موضع مذکور کے باشندہ مولانا نثار احمد صاحب جو ان دونوں ملاؤں سے بہت بعد میں دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی سے فارغ التحصیل ہوئے انھوں نے جب عوام سنیوں کو مسئلہ شرعی سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے گاؤں کے یہ دونوں مولوی صاحبان چونکہ خالص وہابی دیوبندی ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور باطل ہے۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے تو مولانا موصوف کے جواب میں ان وہابی ملاؤں نے عوام سے کہا کہ ہم لوگ وہابی نہیں، دیوبندی ہیں لیکن ہم لوگوں کا عقیدہ وہی ہے جو سنی مسلمانوں کا ہے۔

مذکورہ بالا ملاؤں کے اس پرفریب جواب سے سادہ لوح عوام تشویش میں پڑ گئے۔ اسی زمانے میں مدرسہ عربیہ تدریس الاسلام موضع لسڈیلہ تحصیل خلیل آباد میں سالانہ جلسہ تھا مولانا نثار احمد نے وہابی ملاؤں کی عیارانہ چال پر بکولی کے باشندوں کو مشورہ دیا کہ آپ لوگ لسڈیلہ کے جلسہ میں شرکت کریں اور دیوبندیوں کے بارے میں علمائے اہل سنت سے حکم شرعی دریافت کرلیں چنانچہ موضع بکولی کے قاضی عبد الحق، قاضی مقبول اور چراغ علی وغیرہ لسڈیلہ پہونچے اور علمائے کرام کی خدمت میں مذکورہ بالا استفتا پیش کیا

جس کا جواب مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ حضرت علامہ مولانا شریف الحق صاحب قبلہ سابق شیخ الحدیث جامعہ انوار القرآن شہر بلرامپور ضلع گونڈہ نے تحریر فرمایا اور سرکار مفتی اعظم ہند شاہزادۂ اعلیٰحضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر شریک جلسہ علماء نے تصدیق کی اصل فتویٰ مع تصدیقات علماء تا نمبر ۶، مولانا نثار احمد صاحب ساکن بکولی کے پاس محفوظ ہے۔

انجمن اہل سنت رضوی دار المطالعہ براؤں شریف ضلع بستی نے سنہ ۱۳۹۰ ہجری میں مولانا نثار احمد سے اصل فتویٰ کی نقل حاصل کی اور فتوے ہذا میں مزید تصدیقات از نمبر ۷ تا نمبر ۱۱ شامل کرکے ایکہزار کی تعداد میں اس کو شائع کیا۔ بعدہٗ یہی فتویٰ شعبان سنہ ۱۳۹۷ھ میں مدرسہ غوثیہ اہل سنت فیض العلوم بڑھیا پوسٹ کھنڈسری بستی نے اپنی سالانہ روداد میں طبع کرایا پھر تیسری بار شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ غوثیہ اہل سنت بڑھیا نے شعبان سنہ ۱۳۹۸ ہجری میں بعونہ اللہ تعالیٰ ثم بعونہ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختلف اضلاع کے کثیر علماء کی مزید تصدیقات حاصل کرکے یہ فتویٰ ایک بڑے پوسٹر پر ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا پھر چوتھی بار محرم سنہ ۱۴۰۰ ہجری مطابق دسمبر سنہ ۱۹۷۹ء میں قاضی اطیب الحق

قادری رضوی عثمانی ساکن علاء الدین پور پوسٹ سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ نے بہت بڑے پوسٹر پہ پانچ سو کی تعداد میں اس فتوے کو طبع کرا کر شائع کیا۔ اب پانچویں بار رضا اکیڈمی علی عمر اسٹریٹ ٹھہر بمبئی نے زیر نظر فتوی کتابی شکل میں شوال المکرم ۱۴۰۲ھ ہجری مطابق اگست ۱۹۸۲ء عیسوی میں شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔ فالحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ رحمۃ للعلمین وعلی آلہ الطیبین وصحبہ المکرمین۔

ضروری معلومات

(۱) علمائے دیوبند کے پیشوائے اکبر ملا محمد قاسم صاحب نانوتوی، ملا رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی سہارنپوری مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے حنفی کہلانے کے باوجود بابائے وہابیہ ملا اسمٰعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان پر عمل کرتے ہوئے قدیم ہندوستان میں وہابیت کو پھیلایا۔ وہابی مذہب کی ترویج و تبلیغ کے لیے کثیر کتابیں لکھیں اور چھپوا کر شائع کیں۔ چوٹی کے ان بڑے بڑے پیشواؤں نے سادہ لوح مسلم آبادیوں میں

حنفیت کے چور دروازہ سے وہابیت کو گھسایا اور اسے پنپا کر تناور درخت بنا دیا۔ اس طرح ان حضرات نے سنی قوم کے ہزاروں افراد کو سنگین دھوکا دے کر ان کے عقائد بدل دئے اور مسلم معاشرہ کے درمیان سُنّی، وھابی کے نام پر ایسا فساد اور جھگڑا کھڑا کر دیا جس کے مٹنے کی امید نظر نہیں آتی۔

(۲) مذکور بالا علمائے اربعہ کی تقریری اور تحریری جد و جہد سے جب وہابیت قبول کرنے والے مریدوں، شاگردوں اور معتقدوں کا اچھا خاصا جتھا تیار ہو گیا تو علمائے اربعہ کی رگِ وہابیت پھڑکی اور انھوں نے وہابیت کے بنیادی عقائد کی اشاعت کرتے ہوئے اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ جل جلالہٗ کی شان مقدس میں توہین لکھی اور اپنی کتابوں میں سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی دی نیز سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصف ختم نبوت زمانی کا انکار کر کے ایک بنیادی عقیدہ ضروریہ اسلامیہ کو ختم کر دینے کی بھرپور کوشش کی۔

(۳) شیخ الوہابیہ ملا رشید احمد گنگوہی و معلم الوہابیہ مولوی خلیل احمد سہارنپوری نے براہین قاطعہ ص۲ میں اللہ سُبُّوحٌ وقدوس کا جھوٹا ہونا ممکن بتایا۔ مَعَاذَ اللہِ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ ط اور اسی براھین قاطعہ ص۵۱ میں سرکار اَعْلَمُ الْخَلْق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کو

ابلیس لعین کے علم کے مقابلہ میں کم قرار دے کر سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلم کھلا گالی دی۔

(۴) استاذ الوہابیہ مُلّا قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس ص۲، ص۱۴، ص۲۸ میں سرکارِ مصطفٰے آخر الانبیاء صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا اور سرکارِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز قرار دیا۔ اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا ایک نیا معنی خَاتِمِ ذَاتی گڑھ کر قادیانی فرقہ کی بنیاد مضبوط کر دی۔

(۵) مرشد وہابیہ حکیم دیابنہ جناب مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی تصنیف حفظ الایمان ص۵ میں سرکارِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی دیتے ہوئے سرکار اقدس کے علوم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں چوپایوں کے علم کے مثل اور ان کے علم کے برابر بتایا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنْہ

(۶) مذکور بالا چاروں علماء کے ان سب کفری عقائد و اقوال کے سبب علمائے مکہ و مدینہ نے حُسَامُ الْحَرَمَیْن کتاب میں ان چاروں گمراہوں پر کافر و مرتد، خارج از اسلام ہونے کا فتوی دیا پھر اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَّہ مطبوعہ برقی پریس مراد آباد میں چھپی

بہار، بنگال، پنجاب، راجستھان، گجرات، بمبئی، مدراس وغیرہ کے ڈھائی سو سے زیادہ علمائے اسلام، مفتیان کرام، مشائخ عظام نے مذکورہ بالا چاروں مولویوں کے کافر و مرتد ہونے کی تحریری تصدیق کی۔

(۷) وھابی :- ہندوستانی وہابی وہ ہے جو ملا محمد اسمٰعیل مقتول دہلوی کو اپنا پیشوا مانے اور ملائے دہلوی کی تصنیف تقویۃ الایمان وغیرہ پر عقیدہ رکھے۔

(۸) دیوبندی :- وہ شخص ہے جو ملا اسمٰعیل دہلوی کو اپنا امام مانتے ہوئے ملا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند، ملا رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد سہارنپوری، مولوی اشرف علی تھانوی کے مذہب و عقیدہ پر چلے۔

(۹) غیر مقلد وھابی :- وہ شخص ہے جو ملائے دہلوی کی کتاب تقویت الایمان پر عقیدہ رکھتے ہوئے امام اعظم سرکار ابو حنیفہ وغیرہ ائمۂ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید و اتباع کا انکار کرے اور اپنے کو اہل حدیث کہلائے۔

(۱۰) دیوبندی اور غیر مقلد :- یہ دونوں فرقے اعتقاد میں پکے خالص وہابی ہیں اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کے دشمن ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ دیوبندی اپنے

کو حنفی، سنی، قادری، چشتی وغیرہ مشہور کرتے ہیں۔ تراویح کی نماز بیس رکعت مانتے ہیں اور رہے غیر مقلدین تو وہ اپنے کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ تراویح کی نماز صرف آٹھ رکعت مانتے ہیں۔ رفع یدین کرتے اور زور سے آمین بولتے ہیں۔

(۱۱) غیر مقلد وہابیوں کے پیچھے بھی نماز پڑھنا حرام اور باطل ہے ان کا ذبیحہ مردار، ان سے نکاح بیاہ کا رشتہ حرام ہے (ثبوت کے لیے ملاحظہ ہو سرکار اعلیٰحضرت کا رسالہ النہی الاکید، ازالۃ العار)

(۱۲) دیوبندی مذہب میں محفل میلاد شریف منعقد کرنا، قیام تعظیمی کرنا، یا نبی سلام علیک پڑھنا، نیاز و فاتحہ کرنا، عرس کرنا، ختم خواجگان کرنا یہ سب امور بدعت اور حرام ہیں لیکن اکثر مکار و عیار دیوبندی اپنی وہابیت چھپانے، اپنی امامت بچانے، اپنی پگڑی سنبھالنے اور اپنے مریدی پیری کا دھندھا نباہنے کی خاطر اپنے مذہب کے خلاف محفل میلاد شریف میں شریک ہوتے ہیں تقریر کرتے ہیں۔ قیام تعظیمی کے ساتھ صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں نیاز و فاتحہ اور ختم کی موافقت کرتے ہیں عرس اور قل کی مخالفت نہیں کرتے اس لیے سُنّی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنی مسجد کے امام، اپنے مکتب و مدرسہ کے مولوی، اپنے سلسلۂ بیعت کے پیر کے بارے میں چھان بین کرلیں کہ یہ لوگ واقعی سنی ہیں یا چھپے دیوبندی وہابی ہیں۔

(۱۳) جس پیر، مولوی، امام مسجد کے بارے میں یہ چھان بین کرنا ہو کہ سُنّی ہے

یا وہابی دیوبندی ۔ تو اس سے دریافت کیا جائے کہ پیشوایانِ وہابیہ ملا قاسم نانوتوی ۔ ملا رشید احمد گنگوہی ، مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابیں باطل ہیں یا حق ؟ اور ان مولویوں کو علمائے مکہ و مدینہ نے جو حُسَامُ الحَرَمَیْن میں کافر و مرتد لکھا ہے وہ حق ہے یا نہیں ؟ اگر وہ پیر ، مولوی امام جواب دے کہ بیشک مولویان مذکور کی کتابیں باطل ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ حق ہے تو اسے سنی سمجھا جائے اور اگر یوں جواب دے کہ یہ سب جھگڑے کی باتیں ہیں ہم ان جھگڑوں میں نہیں پڑتے ۔ مولانا اشرف علی تھانوی مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ علمائے دین ہیں ہم ان مولاناؤں کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں ہم ان مولاناؤں کو کافر نہیں کہہ سکتے ، تو اسے دیوبندی قرار دے کر امامت سے برطرف کیا جائے ، اس کی بیعت توڑ دی جائے ، اس کو تدریس کے عہدہ سے الگ کر دیا جائے ۔

(۱۴) بہشتی زیور ، حفظ الایمان ، تقویۃ الایمان ، فتاویٰ رشیدیہ ، براہین قاطعہ ، تحذیر الناس ، دینی تعلیم کا رسالہ ، تعلیم الاسلام (مصنفہ دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی) اور جماعت اسلامی مودودی کی کتابیں ، نظام الدین بستی دہلی کی تبلیغی نصاب کی کتابیں ، یہ سب وہابی عقائد کے مطابق اور سنی مذہب کے خلاف ہیں لہذا سنی مسلمانوں کو ان کتابوں سے بچنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ ھُوَ الْھَادِیْ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی نَبِیِّنَا سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَفْضَلِ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مفسر بدر الدین احمد قادری رضوی عفی عنہ

اہم فتاوی

کتاب کے اختتام پر سُنی مسلمانوں کے دینی ایمانی بصیرت کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (یوپی) کے کچھ اہم فتاوے پیش کیے جارہے ہیں جسے پڑھ کر اپنا عقیدہ و ایمان درست کرلیں اس طرح کہ گستاخان خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہابیوں، دیوبندیوں مودودیوں، ندویوں اور صلح کلیوں وغیرہم فرقۂ باطلہ سے تنکا توڑ جدا رہیں۔

مُرشدِ برحق سرکار حضور مفتیٔ اعظم بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں۔

دشمنِ جاں سے نہیں بدتر ہے دشمنِ دیں کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

منجانب:۔ المفتی محمد ضیاء الرحمٰن قادری رضوی، صدر انجمن فیضان اعلیٰحضرت رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار) یکم صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

۶۸۶
۹۲

محترم المقام جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بصد ادب و احترام عرض خدمت یہ ہے کہ ذیل میں کچھ لوگوں کے مختلف اقوال و افعال درج ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

سوال:۔ (۱) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو مسلمان جان کر سلام کرتے ہیں

۷۸۶ ۲۱۹۷
۹۲ ۹۲

ج: (۱) دیوبندی، وہابی کو مسلمان جاننا کفر ہے اور اسے سلام کرنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س: (۲) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو کافر جان کر سلام کرتے ہیں؟

ج:- (۲) دیوبندی وہابی کو کافر مانتے ہوئے اسے سلام کرنا حرام و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:- (۳) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو السلام علیکم کہتے ہیں اور جواب میں بھی وعلیکم السلام کہتے ہیں؟

ج:- (۳) اس میں کوئی حرج نہیں، یہ درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:- (۴) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو سلام نہیں کرتے ہیں لیکن جواب میں وعلیکم کہتے ہیں؟

ج:- (۴) اس میں بھی کوئی حرج نہیں، یہ درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:- (۵) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کی اقتدار نماز میں انہیں مسلمان جان کر کرتے ہیں؟

ج:- (۵) یہ اقتدا کرنے والے دیوبندی کو مسلمان جاننے کی وجہ سے کافر ہوگئے اور ان کی نماز و اقتدا سب باطل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:- (۶) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کی اقتدار نماز میں انھیں کافر جان کر کرتے ہیں؟

ج:- (۶) یہ لوگ مسلمان تو ہیں مگر ان کی نماز باطل ہے کہ دیوبندی کی نماز نہ نماز ہے اور نہ ہی وہ قابل امامت ہے۔ لہٰذا اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا حرام و گناہ ہے اور دوبارہ اس نماز کا پڑھنا

فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۷) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کے جنازے کی نماز جائز سمجھتے ہوئے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں؟

ج:۔ (۷) یہ لوگ بھی دیوبندیوں کی طرح کافر اور خارج از اسلام ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۸) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کے جنازے کی نماز ناجائز سمجھ کر پڑھتے اور پڑھاتے ہیں؟

ج:۔ (۸) وہابیوں اور دیوبندیوں کی نماز جنازہ پڑھنا اور پڑھانا کفر ہے۔ شامی میں ہے: فَالدُّعَاءُ بِهٖ كُفْرٌ لِعَدَمِ جَوَازِهٖ عَقْلًا وَّلَا شَرْعًا وَلِتَكْذِيْبِهٖ النُّصُوْصَ الْقَطْعِيَّةَ بِخِلَافِ الدُّعَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا عَلِمْتَ اھ (۱/۳۵۱) وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

س:۔ (۹) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کے جنازے کی نماز میں یوں ہی کھڑے ہو جاتے ہیں نہ نیت کرتے ہیں اور نہ کچھ پڑھتے ہیں؟

ج:۔ (۹) یہ کفر تو نہیں، لیکن ناجائز و گناہ ضرور ہے کہ اس میں دیوبندیوں کا مجمع بڑھانا نیز دیوبندی امام کی تعظیم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۰) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کا ذبیحہ حلال جان کر کھاتے ہیں؟

ج:۔ (۱۰) دیوبندی، وہابی کا ذبیحہ حلال جاننا اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ مسلمان ہیں، اور انھیں مسلمان جاننا کفر ہے۔ کما مر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۱) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کا ذبیحہ حرام جان کر کھاتے ہیں؟

ج:۔ (۱۱) یہ لوگ حرام خور ہیں اور سخت گنہ گار، مرتکب کبیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۲) کچھ لوگ وہابی اور سنّی کے مابین ناجائز سمجھتے ہوئے نکاح پڑھاتے ہیں؟

ج:۔ (۱۲) وہابی کے ساتھ سنّی مرد یا عورت کا نکاح صحیح نہیں حرام قطعی ہے اور اُسے حلال جاننا کفر، اور نکاح پڑھانا زنا کی دلالی ہے۔ وَاللہ تعالےٰ اعلم۔

س:۔ (۱۳) کچھ لوگ وہابی اور سنّی کے مابین ناجائز سمجھتے ہوئے نکاح پڑھاتے ہیں؟

ج:۔ (۱۳) یہ لوگ زنا کے دلال و مرتکب کبیرہ ہیں۔ وَاللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۴) کچھ لوگ اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھوی، غلام احمد قادیانی کو ان کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہو کر بھی مسلمان جانتے ہیں؟

ج:۔ (۱۴) یہ لوگ کافر و مرتد ہیں، یہی علمائے حل و حرم، عرب و عجم، ہند و سندھ کا فتویٰ ہے انھوں نے قاسم نانوتوی وغیرہ کے بارے میں صاف صاف صراحت فرمائی ہے۔ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

س:۔ (۱۵) کچھ لوگ اُن کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہو کر کافر جانتے ہیں؟

ج:۔ (۱۵) یہ لوگ برحق ہیں اور سچے پکے مسلمان۔ وَاللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۶) کچھ لوگ اُن کے کفر میں شک کرتے ہیں؟

ج:۔ (۱۶) دیوبندیوں اور قادیانی کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک بھی کفر ہے جیسا کہ ابھی علمائے عرب و عجم کا فتویٰ

گزرا۔ لہٰذا یہ شک کرنے والے بھی کافر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۷) کچھ لوگ اُن کے کفر میں شک نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں؟

ج:۔ (۱۷) دیوبندیوں کے کفر کے سلسلے میں خاموشی یا توقف ان کے کفر میں شک کو مستلزم ہے، شک نہ ہوتا تو توقف یا خاموشی کیوں اختیار کرتے؟ لہٰذا ان کا حکم بھی وہی ہے جو اُن کے کفر میں شک کرنے والوں کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۱۸) کچھ لوگ اعلیٰحضرت اور اشرف علی تھانوی دونوں کو رحمۃ اللہ علیہ کہتے اور لکھتے ہیں؟

ج:۔ (۱۸) اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کو علیہ الرحمۃ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنا اور لکھنا جائز و مستحسن ہے اور اشرف علی تھانوی کو علیہ الرحمۃ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنا، لکھنا حرام و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ:۔ محمد نظام الدین رضوی

خادم الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

ضلع اعظم گڑھ، (یوپی)

۱۰ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

فتویٰ ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ابمبئی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

زید سُنّی صحیح العقیدہ ایک مسجد کا امام ہے اس نے سُنّی لڑکے کا نکاح دیوبندی لڑکی کے ساتھ یا دیوبندی لڑکے کا نکاح سُنّی لڑکی کے ساتھ پڑھادیا جبکہ اسے سُنّی اور دیوبندی کے متعلق پوری معلومات فراہم ہے ایسی صورت میں زید پر کیا حکم ہے؟۔ دوسری صورت یہ کہ لاعلمی میں نکاح پڑھادیا بعد میں معلوم ہوا کہ جس کا نکاح پڑھایا تھا دیوبندی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

محمد قاسم رضوی
سُنّی رضا مسجد کملا نگر، جیسمین ہل روڈ
دھاراوی ہم الیسٹ بمبئی نمبر ۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین
صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔
الجواب بعون الملک الوہاب، حضرات انبیاء ومرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہم کی توہین وشانِ رب العلمین کی تنقیص کے سبب وہابی۔ دیوبندی، مرتد، بددین ہیں جو ان کی کتابوں (مثلاً تحذیر الناس براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہم) سے ظاہر ہے۔ ہند ونجد کے وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ اپنی تحریر وتقریر میں ہم اہل سنت وجماعت کو مشرک وبدعتی کہتے ہیں اور معمولاتِ اہل سنت کو شرک وبدعات سے تعبیر کرتے ہیں

اور جہاں ان کا بس چلتا ہے سُنّیوں کو ان کے عقائد حقہ و معمولات صحیحہ کے سبب ضرر و ایذا بھی پہونچاتے ہیں۔ لہٰذا سُنّی لڑکا یا سُنّی لڑکی کا نکاح وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی، مرتدین سے کرنا حرام حرام حرام اشد حرام ہے۔ اگر کوئی کردے تو اصلاً منعقد ہی نہ ہوگا فاعل زنا و سفاح ہوگا۔ مرتد و مرتدہ کا نکاح پوری دنیا میں کسی سے درست نہیں۔ قَالَ اللہُ تعالیٰ: لَاهُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ۔ (الممتحنہ پ ۲۸) یعنی نہ وہ مسلمان عورتیں حلال ہیں ان کافروں کے لیے اور نہ وہ کافر حلال ہیں ان مسلمان عورتوں کے لیے۔

امام الفقہاء نور الاسلام سیدی و مرشدی ابو البرکات محی الدین آل رحمٰن محمد مصطفےٰ رضا نوری قادری مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فتاویٰ مبارکہ میں تحریر فرماتے ہیں "مبسوط سرخسی پھر عالمگیری میں ہے لَا يَجُوزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ يَتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً اَصْلِيَّةً وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُرْتَدَّةِ مَعَ اَحَدٍ"۔ ——

اگر زید نے سنی وہابی کے درمیان فرق و احکام جانتے ہوئے سُنّی مرد کا نکاح وہابیہ عورت یا وہابی مرد کا نکاح سنّی لڑکی سے پڑھایا یا کسی انجمن و مسجد کے ارکان و ٹرسٹیان نے مجبوراً دباؤ ڈال کر پڑھوایا تو وہ سب زنا کے دلال مستحق نار مستوجب غضب جبّار مبتلائے قہر قہار سخت عظیم وبال میں گرفتار شدید گنہ گار اشد زیاں کار و العیاذ باللہ العزیز الغفار ان لوگوں پر توبہ فرض ہے اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سب سے ناپاک ظلم ستم شعار اور جفا کاروں کی طرح مقاطعہ کریں ایسے امام کی اقتدا سے اجتناب کریں انہوں نے اپنی جانوں پر عظیم ظلم ڈھایا قال اللہ

تعالیٰ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وقال تعالیٰ: وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۔ اور اگر معاذ اللہ اس حرام فعل کو ان بدنصیبوں نے حلال جان کر کیا ہو اور اسے جائز مانا ہو تو وہ سب از سرے نو کلمہ اسلام پڑھیں بعد توبہ و تجدید ایمان اگر بیوی رکھتے ہوں تو اپنی اپنی عورتوں سے نکاح جدید بھر جدید کریں ۔ اور اگر واقعی زید نے لاعلمی میں پڑھایا تو پھر مسلمان کے درمیان اعلان کردے کہ فلاں بنت فلاں سُنّیہ کا نکاح فلاں بن فلاں دیوبندی سے لاعلمی میں میں نے پڑھا دیا میں اپنے اس فعل پر توبہ و استغفار کرتا ہوں اور یہ مسئلہ واضح کرتا ہوں کہ وہابی مرد یا وہابیہ عورت سے نکاح حرام و زنا خالص ہے۔ زید کو چاہیے کہ اس نکاح خوانی کے عوض جو نذرانہ ملا اسے لوٹا دے۔ واللہ الہادی وہو اعلم والیہ المرجع والمآب

کتبہ عبید المصطفیٰ فقیر اشرف رضا قادری خادم الافتاء والقضاء ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر

دار العلوم حنفیہ رضویہ قلابہ۔ خطیب و امام مسجد اشرفیہ مُنش مارکیٹ
پلٹن روڈ، بمبئی

۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۴۱۹ھ
۱۱ اپریل سنہ ۱۹۹۹ء
شب یکشنبہ

انسان کو عقائدِ حقہ کی محافظت میں اللہ کے واسطے دوستی اور اللہ کے واسطے دشمنی کرنی چاہیے۔ اللہ کے دربار میں یہ بہت پیارا عمل ہے اس کے خلاف عمل سے انسان سخت خسارہ میں پڑ جاتا ہے حق بات میں کسی کی رعایت ہرگز درست نہیں۔

علمائے حق نائب رسول ہیں لائق احترام و قابلِ قدر ہوتے ہیں۔ عالم دین جب تک ضروریاتِ دینیہ معمولاتِ مذہب اہلسنت پر قائم رہے میری نظر میں لائق تعظیم ہے لیکن معاف اللہ اگر وہ عقیدۂ باطلہ اور عقیدۂ حقہ کے درمیان فرق کرنے کے بجائے دونوں یکساں ہونے کا قائل ہو جائے تو ایسے عالم کو جوتے کی ٹھوکر لگاتے ہوئے کہوں گا کہ ہٹ خبیث جب تو خدا و رسول (جل مجدہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نہیں رہا تو میرا تجھ کیا واسطہ۔

منقول از ملفوظات شعیب الاولیاء، براؤں شریف

(ضلع بستی)

پھر ارشاد فرمایا: طالب علم کو بہ نسبت دیگر علوم و فنون کے عقائد کی طرف خاص توجہ ہونی ضروری ہے۔ مقرر اور واعظ کے لیے حیثیت الٰہی نہایت ضروری ہے۔ کامیاب واعظ اور مقرر وہی ہے جس کی تقریر اور وعظ میں وہی کلمات آئیں جنھیں خدا و رسول پسند فرمائیں عوام پسند کریں یا نہ کریں اس کی قطعی پرواہ نہ کرے۔ محض عوام میں مقبول اور پسندیدہ بننے کی غرض سے اور خوب داد لینے کی خواہش سے وعظ اور تقریر کے منبر پر غیر مستند باتوں اور بے سر و پا قصوں کو بیان کرنا سخت محرومی اور زبردست ناکامیابی کا باعث ہے۔

منقول از ملفوظات شعیب الاولیا، براؤں شریف

(ضلع بستی)

Scanned with CamScanner

ایمرجنسی دور کا ایک یادگار فتویٰ

سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا الحاج محمد مصطفےٰ رضا قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے اپنے اسلاف کرام کی یاد تازہ کردی تھی۔

نوٹ

ذیل میں ہم اس یادگار فتوای کو من وعن نقل کر رہے ہیں جسے ایمرجنسی کے دور میں شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ نس بندی کے سلسلہ پر جب پورا ملک لرز رہا تھا اور حق بات کہتے ہوئے لوگ کانپ رہے تھے ایسے نازک وقت میں حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی واحد ذات گرامی ایسی تھی جنھوں نے اسلامی پلیٹ فارم سے آواز حق بلند کی اور پورا ملک حیران رہ گیا۔

ادارہ

مسئلہ نس بندی کے سلسلہ میں افواہوں کے رد اور اظہار حق کے لیے یہ فتویٰ شائع کیا گیا۔

سیدی مرشدی ومولائی حضور مفتیٔ اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) کے متعلق نس بندی کے آپریشن کرانے کے بارے میں (عورتوں اور مردوں کے متعلق) کیونکہ آج کل گورنمنٹ کی طرف سے ایسے احکام آئے ہیں کہ نس بندی کا آپریشن نہ کرانے والے گورنمنٹی ملازم کو ملازمانہ ترقی نہ

دی جائے گی (وغیرہ وغیرہ) عین نوازش ہوگی۔ حضور بذات خود تکلیف گوارا کرکے اس مسئلہ کو حل کرکے روانہ فرمائیں کیونکہ میں گورنمنٹ ملازم ہوں اور گورنمنٹ کو اس کا جواب دینا ہے۔ فتوای قرآن وحدیث سے مدلل ہونا چاہیئے۔ فقط مرزا ممتاز بیگ رضوی، چھترپور (ایم پی)

۷۸۶
۹۲

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ضبطِ تولید کے لیے مرد کی نسبندی یا عورت کا آپریشن متعدد وجوہ سے شرعًا ناجائز وحرام ہے۔ اس میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا ہے اور قرآن وحدیث کی نص سے ناجائز وحرام۔

قرآن عظیم میں ہے وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔ یعنی شیطان بولا میں ان کو بہکاؤں گا تو وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کو بدلیں گے۔

تفسیر صاوی میں ہے مِنْ ذٰلِكَ تَغْيِيْرُ الْجِسْمِ اور "اس میں سے ہے جسم کی تغیر" اور تفسیر کبیر میں ہے اِنَّ مَعْنٰى تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ هٰهُنَا هٰؤُلَاءِ خِصَاءُ الخ یعنی اس آیت میں تغییر خلق کا معنی خصی کرنا وغیرہ ہے۔

بخاری ومسلم کی حدیث ہے لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ (مخلصًا) یعنی اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو (جسم کی قدرتی بناوٹ کی) بدلنے والی ہیں۔

نیز اس میں بے وجہ شرعی ایک نس اور عضو کاٹا جاتا ہے وہ بھی ایسی نس ایسا عضو جو توالد وتناسل کا ذریعہ ہے اور بے ضرورت شرعی دوسرے کے سامنے ستر وہ بھی ستر غلیظ کھولا جاتا ہے۔ اور اس کو چھوتا بھی ہے اور یہ تینوں امور بھی حرام ہے کَمَا فِیْ كُتُبِ الْفِقْهِ اور یہ قاطع توالد

ہونے کے سبب ممنوعہ خصائص میں داخل ہے اور انسان کا خصی ہونا اور کرنا بھی بہ نص قرآن وحدیث حرام ہے۔ جیسا کہ آیت وحدیث سے اوپر گذرا۔

نیز حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰی وَاخْتَصٰی یعنی جس نے دوسرے انسان کو خصی کیا یا خود خصی ہوا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

پھر یہ گمان کہ کثرتِ اولاد مفلسی کا باعث ہے غلط ہے۔ بلکہ اللہ ورسول کی نافرمانی وبے حیائی کے کام مفلسی کے اسباب سے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم ہی تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیتے ہیں اور بے حیاؤں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

الحاصل نسبندی یا آپریشن شریعتِ اسلامیہ میں ہرگز جائز نہیں۔ لہٰذا اس سے نفرت واحتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا غفرلہٗ

عبدالعظیم غفرلہٗ خادم محمد صالح البریلوی محمد عبدالرحمٰن رضوی

الجواب صحیح خالد علیخاں غفرلہٗ رضوی دارالافتاء بریلوی، محمد عبدالغفور غفرلہٗ

محمد رئیس الدین غفرلہٗ، غلام یٰسین عفی عنہ

شائع کردہ: ساجد علی خان رضوی مطلطفوی مہتمم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

منقول از ماہنامہ اعلیحضرت عدد ۱۳، ۱۴ شمارہ ستمبر ۱۹۸۴ء

پیش کردہ: فقیر عبدالصمد القادری الرضوی النوری غفرلہٗ

خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ ربیع گنج ضلع اورنگ آباد، بہار

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ یوم وراثت کشی دوشنبہ بیاد ۱۰۰۰ ال مدینہ سجی

ضروری اعلان

"تعمیرِ ادب" (مصنفہ حضور تاجِ ملت علیہ الرحمہ) مکمل سیٹ آج کئی سال سے کتابت کی غلطیوں سے پٹی ہوئی چھپ رہی تھی، فقیر دیکھتا تھا اور کڑھتا تھا کہ ناشرین اپنی دنیا حاصل کرنے کے لالچ میں کتاب کی اہمیت کو مجروح کر رہے ہیں

لہٰذا فقیر اپنی دینی مصروفیت کے باوجود اللہ رب العزت کے فضل اور سرکارِ اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پہ بھروسہ کرتے ہوئے اس سال ماہِ ربیع النور ۱۴۱۹ھ میں تعمیرِ ادب مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ پٹیالہ محل دہلی ۶ کے نسخوں کو پرانے نسخوں سے ملا ملا کر انتہائی عرق ریزی سے تصحیح کر کے فاروقیہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی ۶ کے حوالہ کیا۔ اب وہ بفضلہ تعالیٰ نئی کتابت کے ساتھ منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

لہٰذا میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہوں کہ تعمیرِ ادب کے تمام ناشرین فاروقیہ بک ڈپو دہلی نمبر ۶ کے نسخوں سے تصحیح طباعت کرائیں اور اگر ایسا نہیں کرتے تو ان پر مخدوم زادگان اور فقیر کی جانب سے قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ساتھ ہی ساتھ یہ اعلان بھی شائع کیا جاتا ہے کہ نورانی گلدستہ کا پرانا نسخہ اب کوئی بھی ناشر ہرگز شائع نہیں کر سکتا اور نئے نسخے کے لیے اجازت لازمی ہے۔ المعلن: عبد الصمد القادری خلیفہ و مجاز حضور تاجِ ملت

خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ
رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

ضروری اعلان

مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رفیع گنج کے احاطہ میں زیر تعمیر مسجد قادریہ رضویہ کی دیواریں بفضلہ تعالیٰ پوری ہو چکی ہیں پیسہ کی کمی کی وجہ سے اب تک چھت نہیں لگ سکی ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جو مسلمان رضائے الٰہی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو خدائے پاک اس کے لیے جنت میں شاندار محل بنائے گا۔

سُنی مسلمانوں سے گذارش ہے کہ آپ حضرات مسجد ہٰذا کی تعمیر میں اپنی جائز رقم سے تعاون کریں۔ اس مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ خالص سُنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے جو سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر میں کسی بے دین، بدمذہب یا بدعقیدہ کا پیسہ نہیں لیا جائے گا۔ دفع فساد و فتنہ کی خاطر سنیت کے مخالف افراد مثلاً وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، ندوی، نیچری، قادیانی، رافضی، پھلواروی اور صلح کلی وغیرھم کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ (ترسیل زر کا پتہ)

مہتمم مسجد قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) پن:- ۸۲۴۱۲۵

ضروری اعلان

مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ، رفیع گنج اپنی محدود بساط کے باوجود سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی عظمت کے دشمنوں کے خلاف احکام شرعی کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی دقیقہ نہیں رکھتا۔ اور بفضلہ تعالیٰ تم لوگوں سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا اس سال سے باضابطہ مطبخ قائم کرکے بیرونی طلبہ کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے اور موجودہ معلمین کے علاوہ ایک عالم باعمل حافظ و قاری کی تقرری بھی ہو چکی ہے جس میں سالانہ خطیر رقم کا بار مدرسہ پر آئے گا۔ لہٰذا اس ہوش ربا گرانی میں حضور پُر نور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے شیدائیوں سے اپیل ہے کہ وہ مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ کی حوصلہ افزائی کا زیادہ خیال رکھیں۔ یوں ہی مسلک سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی سربلندی چاہنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ ادارہ ہٰذا کی امداد و اعانت کا بھرپور و خصوصی توجہ رکھیں۔ وَاِنَّمَا التَّوْفِیْقُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْمُعِیْنُ الْمُھَادِیْ جَلَّ شَانُہٗ

ترسیل زر کا پتہ: مہتمم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
PIN:- 824125

Scanned with CamScanner